# عہد وسطیٰ کے یورپ میں اسلامی علوم وفنون

محترمی ومکرمی جناب مدیر صاحب سہ ماہی تحقیقات اسلامی علی گڑھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحقیقات اسلامی کا شمارہ اپریل۔جون ۱۹۹۲ء جلد ۱۱ شمارہ ۲ نظر نواز ہوا۔ اس مجلہ نے اپنے تحقیقی مضامین کی بدولت برصغیر کے علمی حلقوں میں اپنا ایک منفرد مقام بنالیا ہے۔ اسی وجہ سے اگر کبھی اس کے ظاہری یا معنوی پہلو پر حرف آتا ہوا محسوس ہوتا ہے تو تکلیف ہوتی ہے اور خواہش ہوتی ہے کہ کاش وہ ان خامیوں سے محفوظ رہتا۔ یہی محرک مجھے مذکورہ شمارہ کے دو مضامین کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانے پر آمادہ کر رہا ہے۔ ان میں سے ایک مضمون ہے "عہد وسطیٰ کے یورپ میں اسلامی علوم وفنون" از جناب محمد ثنا اللہ ندوی۔ اس کی خامیوں کا تعلق الفاظ اور ظاہر سے ہے۔ دوسرا مضمون ہے "آیت لیطمئن قلبی کی ایک تاویل" از جناب محمد ادریس فلاحی۔ اس کی خامیاں معنوی نوعیت کی ہیں۔

مقدم الذکر مضمون میں صاحب مضمون نے عہد وسطیٰ کے یورپ میں اسلامی علوم وفنون کے رواج پانے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے ان یورپی مترجمین کا تذکرہ کیا ہے جنھوں نے طبیعیاتی علوم پر مسلمانوں کی تصانیف کے ترجمے کیے ہیں۔ فطری طور پر ان میں مسلم سائنس دانوں اور ان کی عربی تصانیف کے بھی نام آئے ہیں۔ مگر ان ناموں میں بکثرت غلطیاں موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ کاتب صاحب کی کرم فرمائی کا نتیجہ ہیں اور کچھ اس وجہ سے ہیں کہ فاضل مقالہ نگار کے پیش نظر صرف انگریزی مراجع رہے ہیں جس کی وجہ سے ان سے جا بجا تلفظ میں غلطی ہوئی ہے۔ مثلاً الاکسیر کو الکسر (ص۶۴) سر الاسرار کو سیر الاسرار (ص۵۹) فلکیاتی جداول کو جدوال (ص۵۸، ص۶۰) ابن وافد کو ابن وانذ (ص۶۷) جالینوس کو جامینوس (ص۶۵) النوامیس کو النوامیسی (ص۶۷) علی بن رضوان کو لعل بن رضوان (ص۶۹) ابن جزلہ کو ابن جنولا (ص۶۹) ابن زہر کو ابن ازہر (ص۶۷) الحاسب کو الخاسب (ص۶۰) البتانی کو التبانی (ص۶۰) طبیعی علوم کو طبعی علوم (ص۵۶) لکھا گیا ہے۔ قرین قیاس یہی

ہے کہ یہ سب کاتب[۱] صاحب کی غلطیاں ہیں. مگر بعض غلطیاں ایسی ہیں جن کے ارتکاب کے الزام سے کسی تاویل کے ذریعہ بھی فاضل مضمون نگار کو نہیں بری کیا جا سکتا۔ مثلاً انھوں نے Castile کا عربی نام قسطلہ کے بجائے کاستیہ (ص۲۵) Albucasis کا اصل عربی نام ابوالقاسم کے بجائے البقاسیس (ص۴۸، ص۵۸) علی بن عباس کی تصنیف کا نام کتاب الملکی کے بجائے کتاب المالکی (ص۶۰) اندلسی طبیب ابن الجزّار کو ابن الرّجار (ص۶۸ ص۷۶) ابن سینا کی کتاب الارجوزۃ فی الطب کو الارجوزات فی الطب (ص۶۹، ص۷۵، ص۷۶) اسحاق اسرائیلی کی کتاب اسطقسات کو الاستقصات (ص۷۱) لکھا ہے۔

اسی طرح بہت سے مقامات پر عربی تصانیف کے یورپی تراجم کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے صرف لاطینی نام ذکر کیے ہیں۔ اگر وہ تھوڑی محنت کرتے تو ان کے اصل عربی نام بھی ذکر کر دینا کچھ مشکل نہ تھا۔ یہ بات کتنی باعثِ افسوس ہے کہ ہم اپنے اسلاف کے علمی کارناموں کا تذکرہ کرنے کے سلسلہ میں اہلِ یورپ پر بھروسہ کریں اور ان کے اور ان کی تصانیف کے اصل عربی ناموں سے بھی ناواقف ہوں۔

بعض مقامات پر مضمون نگار نے نامانوس الفاظ استعمال کیے ہیں۔ مثلاً ص۵ پر لکھا ہے: "ان کتابوں میں ڈائگراموں کے ذریعہ انسانی اعضاء کو بتایا گیا ہے" یہاں ڈائگراموں کے بجائے 'خاکوں' کا لفظ لایا جا سکتا تھا۔ اسی طرح ص۷۶ پر لکھا ہے "بعض ترجمات حنین ابن اسحاق" اردو میں ترجمات کا لفظ غیر مستعمل ہے۔

جرارڈ قرامونی کے ترجموں کا تعارف فاضل مقالہ نگار نے یوں کرایا ہے:

"۱۔ رازی کی کتابیں جو Liber ed Almansorum کے نام سے مشہور رہیں۔

۲۔ البقاسیس کے سرجری سے متعلق تین رسالے۔

۳۔ ابن سینا کی القانون جس کا ایک حصہ سرجری سے متعلق ہے۔" (ص۴۸-۴۹)

افسوس کہ یہ تینوں باتیں غلط ہیں Liber ed Almansorum رازی کی کئی کتابیں نہیں بلکہ کتاب المنصوری نامی صرف ایک کتاب ہے۔ سرجری کے موضوع پر البقاسیس (ابوالقاسم زہراوی) کے تین رسالے نہیں بلکہ ایک ہی کتاب "التصریف لمن عجز

---

[۱] اس مضمون کی پروف ریڈنگ مقالہ نگار ہی نے کی تھی بظاہر کاتب صاحب کی غلطیاں نہیں معلوم ہوتیں (ادارہ)